

نورافشاں

قیمت سالیانہ بلامحصول ؏ — حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے — قیمت سالیانہ مع محصول ؏

نمبر ۹ ۔ جلد ۷ — لودیانہ ۲۷ فروری ۱۸۷۹ء — قیمت فی پرچہ ۶ پائی

غزل

من تصنیف مسٹر جمیس امریل متخلص گُل از مقام رُوڑکی

طالب ہیں مہر کے نہیں خواہاں جفا کے ہیں۔
شیدا ہزار جان سے ہم اُس دلربا کے ہیں
جیسے چکور چاند پہ عاشق ہے دوستو۔
مُشتاق ویسے ہم بھی اُسی مہ لقا کے ہیں
نابینا ایک کیا یہاں لاکھوں جہان میں۔
بینا گئے ہوئے اُسی دستِ شفا کے ہیں
بخشش کو ہم سمجھینگے نہ جان کا کیا دریغ۔
کیا کیا کہوں جو کام کہ اُس باوفا کے ہیں
رہنا سنبھل کے دیکھ سفیرِ عدم ذرا۔
جاسوس جابجا لگے پیکِ قضا کے ہیں
رکھتے ہیں جو کہ دل سے توکل مسیح پر۔
ہر حال میں وہ خواہاں اُسکی رضا کے ہیں
مصلوب جو ہوا تھا ایک عالم کے واسطے۔
بس ہم بھی خوں خریدے اُسی خونبہا کے ہیں
فرزند ہے خدا کا مسیح اِس میں شک نہیں۔
تصدیق میں صحائف ہر ایک انبیا کے ہیں
پرتوے اُسکے دل نہ منور ہو کیوں مرا۔
جلوہ نمایاں ذات میں جسکی خدا کے ہیں
جمشید رفت شوکت و ثروت چنیں گذشت۔
کیوں بوالہوس فراق میں اُس بیوفا کے ہیں۔
سرسبز شاخ چرچ مسیحا ہے مدام۔
دو بول دمبدم یہہ ہی گُل کی دُعا کے ہیں۔

نورافشاں

ہندوستان میں کسبیونکی کثرت

ہمارے اخبار کے صیغہ مراسلات میں ایک خط بعنوان بمبئی اور کسبیان ہفتہ حال میں درج ہوا ہے جسکے راقم ایک سچے ہمدرد ہیں۔ اگر اسیطرح ہندوستان کے بڑے بڑے شہروں میں ہمدردی کے ساتھ اِس فرقہ بدکردار و نابکار کی بیخ کنی پر کمر باندھیں اور گورنمنٹ سے التجا کریں تو ضرور کچھ نہ کچھ انسداد ہو ہی جائے +

ہم دیکھتے ہیں کہ غدر ۱۸۵۷ء سے اِس فرقہ کو بہت ترقی ہوتی جاتی ہے اور اب یہاں تک کثرت ہو گئی ہے کہ بعض بعض شہروں میں اُنکے واسطے جو خاص محلہ وغیرہ تھے وے پُر ہو گئے اور شہر کے گلی کوچوں میں بھی آباد ہونے لگی ہیں۔ اور بعض بعض جگہہ شریف اور معزز لوگوں کے قرب و جوار میں بھی سکونت کرنے لگی ہیں۔ جب ہم خیال کرتے ہیں کہ اِس فرقہ کی روز بروز کثرت کیوں ہوتی جاتی ہے تو ہمکو صاف یہی ظاہر ہوتا ہے کہ یہہ سب کچھ ہماری سرکار کے قانون کے بدولت ہے کیونکہ قانون مروجہ حال میں اُسکے انسداد کا کہیں بھی ذکر نہیں پایا جاتا ہے بلکہ یہہ پایا جاتا ہے کہ جو عورت کسب کرنا چاہے وہ سند اگر سے اور چھاونیون

ہیں تو اُن کے واسطے ڈاکٹر مقرر ہوتے ہیں شفاخانہ بنوائے جاتے ہیں۔ سرکار کی طرف سے بڑے گب پاس ملتا ہے اور نہایت اُنکی خبرگیری کیجاتی ہے۔ یہہ سب کچھہ اسواسطے ہے کہ یہہ عورتیں بیمار نہ ہو جائیں اور اُن کے پاس آنے جانے والے بھی بیماری سے بچیں +

افسوس کہ سرکار کی طرف سے جسمانی بیمار کے واسطے تو عمدہ عمدہ انتظام و بندوبست ہوتے ہیں مگر روحانی بیماری پیدا ہونیکے لئے اُنکو اجازت دیجاتی ہے۔ جب ہم تواریخ پر نظر ڈالتے ہیں تو صاف یہی لکھا دیکھتے ہیں کہ فلاں بادشاہ نے اُنکے انسداد کے لئے یہہ تدبیر کی اور فلاں بادشاہ نے اُنکو جلاوطن کیا اور فلاں بادشاہ نے اُنکے پاس جانے والوں کو سزائیں دیں مگر اب برخلاف یہہ دیکھا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص منکوحہ عورت سے بدفعلی کرتا ہوا گرفتار ہو تو قانون مجرم کو یہہ سبق دیتا ہے کہ تو یہہ بیان کر کہ اس عورت کے ساتھہ میری آشنائی ہے میں نے کچھہ زیادتی نہیں کی تو فوراً وہ شخص رہا ہوتا ہے اور اگر عورت بھی اپنے مُنہہ سے یہہ کہدے کہ ہاں صاحب مدت سے یہہ شخص میرا یار ہے تو پھر کیا ہے مجرم کودتا پھاندتا گھر آتا ہے اور آئیندہ کے لئے کھلم کھلا ہو جاتی ہے چہ جائیکہ کسبیوں کا انسداد ہو +

ہم یہہ نہیں کہتے کہ سرکار اس فرقہ کی معاون و مددگار ہے اور ترقی کی خواہش رکھتی ہے نہیں بلکہ ہم یہہ کہتے ہیں کہ اس فرقہ کی ترقیکو دیکھکر خاموشی کا اختیار کرنا بھی اُنکی زیادہ ترقی کا باعث ہے +

ہم ہمدرد صاحب کی اس رائے سے کلّی اتفاق کرتے ہیں کہ ضرور ہماری سرکار کو مناسب ہے کہ جسطور ممکن ہو اس ناپاک کسب کے انسداد میں ساعی ہو — اور اس فرقہ کا انسداد چنداں مشکل نہیں ہے اگر اکبر بادشاہ کے قانون کے موافق اب بھی عملدرآمد کیا جائے تو ضرور انسداد ہو سکتا ہے یعنی اُنکے واسطے شہر کے باہر ایک خاص مکان بنایا جائے اور وہاں پر داروغہ اور محرر مقرر کئے جائیں آنے جانے والوں کا نام مع ولدیت و قومیت و سکونت رجسٹر میں درج ہوا کرے اور ہفتہ وار اُس نقشہ کی نقل صاحب مجسٹریٹ کے ملاحظہ میں گذرا کرے تو چند ہی روز میں ترقی معکوس ہو جائے +

انجمن عالم علم

اخبار لکھنؤ وٹنس کے ایک کارسپانڈنٹ صاحب مقام مونگیر سے تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ آٹھہ سات برس کا ہوا کہ ایک جماعت برہمو سماج کی یہاں قایم ہوئی تھی۔ اسکے جاری ہونیکے بعد کچھہ عرصہ گذرا تو اُن ہندوؤں نے جو قدیمی رسومات کے پابند ہیں اپنے لئے ایک عبادت گاہ بنائی جسکو وے آرج دھرم پرچرنی سبھا کہتے ہیں۔ اور اُنہوں نے ایک ماہواری رسالہ ہندی اور بنگالی زبان کا جاری کیا۔ وے ہندو یہہ اقرار کرتے ہیں کہ ہم بت پرستی نہیں کرتے بلکہ ویدوں پر عمل کرتے ہیں۔ باوجود اس اقرار کے اُنہوں نے اپنی عبادت گاہ میں ایک بت بھی رکھا ہے جسکی بابت میں یقین کرتا ہوں کہ آرج دھرم پرچرنی سبھا والے ہمیشہ اُس بت کو پوجتے ہیں اور خاصکر سبھا کے جلسہ کیوقت اور دیگر خاص اوقات میں اُس بت کو بڑی عزت دیتے ہیں اور اُسکی پرستش کرتے ہیں۔ دو تین برس سے اس سبھا والوں اور ہندوؤں کے درمیان جو تعلیم یافتہ ہیں ذات پات اور برہمنوں کے درجہ کی بابت بڑی بحث ہوتی رہی۔ اور وے اہل ہنود جو قدیمی رسومات پر چلتے ہیں بدرونیہ فتحیاب ہوئے +

کارسپانڈنٹ صاحب فرماتے ہیں کہ میرے نزدیک جبتک یہہ جہالت اور تعصب میں ڈوبے رہیں گے اور اپنی پورانی لکیر کے فقیر رہینگے اور انجیل کی روشنی میں نہ آئینگے تو اُنکی یہی حالت رہیگی +

پھر فرماتے ہیں کہ اُنکے مباحثہ کا آخر نتیجہ یہہ نکلا کہ اب ایک انجمن عالم علم کے نام سے قایم ہوئی ہے۔ اس انجمن کا نام ایک بڑا بھاری نام رکھا گیا ہے لیکن ابتک یہہ ظاہر نہیں ہوا کہ جیسا بار اس انجمن نے اپنے اوپر اُٹھایا ہے ویسا کوئی کام بھی کیا ہو +

اس انجمن کے ممبران نوجوان تعلیم یافتہ اہل ہنود سے مقرر ہوئے ہیں۔ اور وے حتی المقدور ترقی تعلیم میں ساعی ہیں اور اُنہوں نے بھی ایک رسالہ ماہواری جاری کیا ہے جسکو وے مُفت تقسیم کرتے ہیں۔ وے یقین کرتے اور بھروسہ رکھتے ہیں کہ صرف تعلیم کے وسیلہ ہمارے بھائیوں کی بہتری ہوگی کیونکہ بیہودہ خیالات اور مذہبی تعصبات کو جہالت ہی ترقی دینے والی ہے اور یہہ جہالت اہل ہنود کی آنکھوں کو یہانتک بند کرتی ہے کہ وے اپنی بھلائی اور بہتری کی باتوں پر بھی غور نہیں کر سکتے۔ اس انجمن کے اعلیٰ و مشہور ممبران مشن اسکول کے تعلیم یافتہ ہیں +

اس تھوڑے سے عرصہ میں اس انجمن نے اچھی ترقی حاصل کی ہے اور اپنے ہمعصروں سے سبقت بھی لیگئی ہے +

ہمکو اس کیفیت سے ایکطرح کی خوشی حاصل ہوتی ہے کیونکہ جس حالت میں کوئی فریق روشنی حاصل کرنا چاہتا ہے اور دینی باتوں کی بابت سوچتا ہے تو خدا کے کلام کے پاس آتا ہے اور خدا بھی اُنکے دلوں و عقلوں کو روشنی بخشنے کے لئے تیار ہوتا ہے۔ اُس روشنی سے اُنکو معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا عادل ہے اور انسان نے برگشتہ ہو کر خدا کی شریعت کو عدول کیا ہے جس سے اگر اُسکے گناہ کا کفارہ نہ ہوتا تو اُنکو ضرور سزا دیجاتی اور وے خدا کے جلال سے محروم رہتے۔ اور اُس روشنی سے یہہ بھی معلوم ہو جاتا ہے کہ خدا نے گناہ کا عوض بخش کفارہ کیا ہے + اور وے نہ صرف ان باتوں کی بابت روشن ہوتے ہیں بلکہ خدا اُن باتوں کو اُنکے دلوں پر نقش کرنیکو تیار ہوتا ہے۔ اور جسکو خوشنود دیکھتا ہے اُنکو اپنی پاک روح دیتا ہے۔ اور اُس پاک روح کے وسیلے سے اُنکے دلوں میں حقیقی ایمان اور خدا کی سچی محبت پیدا ہوتی ہے۔ اور وے مسیح پر جو اپنی جان دیکر گناہ کا کفارہ ہوا ہے ایمان لاکر اُس سے محبت رکھنے لگتے ہیں۔ کیونکہ فوراً اُنکو یہہ یقین ہو جاتا ہے کہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اُسنے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے +

بقیہ اُن مسئلوں کے بیان اور ثبوت میں جو خدا تعالیٰ نے نجات کے نہایت بھاری مقدمہ میں بنی آدم کی ہدایت کے لئے ارشاد فرمائے ہیں

اور کتاب یرمیاہ کے باب ۱۷ کی آیت ۹ میں یوں لکھا ہے کہ (دل سب چیزوں سے زیادہ حیلہ باز ہے ہاں وہ نہایت فاسد ہے اُسکو کون دریافت کر سکتا ہے) اور زبور ۵۸ کی آیت ۳ میں لکھا ہے کہ اہل شرارت رحم سے بیگانہ ہوتے وے پیدا ہوتے ہی بھٹک جاتے اور جھوٹ بولتے ہیں۔ اُنکا زہر سانپ کا سا زہر ہے وے اُس بہرے ناگ کی مانند ہیں جو اپنے کان بند کر رکھتا ہے اور منتر پڑھنے والوں کی آواز کو نہیں سُنتا کیا کچھ ہوشیار منتر پڑھنیوالے ہوں)۔ پس اوپر کی معتبر گواہیوں کے مطابق آدم کی اولاد کی حالت کے باب میں یہہ بات ٹھہرانا پڑتا ہے کہ وے سب کے سب اصلی گناہ میں آدم کے ساتھ گنے جاتے اور وہی دلی ناپاکی رکھتے اور وہی بھاری دُکھ اور موت اُٹھاتے بلکہ موت کے بعد شریعت کے فتوے کے موافق دوزخ کے اُسی عذاب میں گرفتار ہوتے ہیں آدم کی اصلی نافرمانی کا مسئلہ جیسا کہ ملعون دنیا کی آگاہی اور ہدایت کیواسطے کتب مقدسہ میں لکھا ہے۔ ایسا ہی ہے یہہ مسئلہ بلاشبہ الہام آلہی کے سارے مسئلوں میں سخت مسئلہ معلوم ہوتا ہے جسکے خلاف میں انسان کا دل بے اختیار اعتراض کرتا ہے۔ وجہ اُسکی یہہ ہے کہ آدم کی اولاد کو کچھ دلی پہچان نہیں ہے کہ ہم آدم کے اصلی گناہ کی قصورواری کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں پس وے سمجھتے ہیں کہ خواہ مخواہ اُس گناہ کا الزام ہمپر گنا جانا اور اُسکا خوفناک بدلا ہم سے لیا جانا نہایت بے انصافی کی بات ہے۔ بخلاف اُنکے اس وہم کے اگر اصلی گناہ کو انصاف کی آنکھ سے دیکھیں تو یقین ہے کہ آدم کی اولاد اپنے جد اعلیٰ کی قصورواری سے پوری نسبت رکھتی ہے اس حقیقت کا ثبوت نیچے لکھا جاتا ہے۔

پہلے انسان کی پیدایش کے وقت اللہ تعالیٰ نے توالد و تناسل میں برکت ہونے کے لئے ٹھہرایا کہ پہلے مرد کی انسانیت بے انتہا بڑھنے کی لیاقت سے بنے۔ ہم اپنی خاص عقل اور سمجھ سے اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ بیاہ کا نتیجہ عام ترقی ہے یہانتک کہ اکیلے لوگوں سے گھرانے اور گھرانوں سے گروہیں اور گروہوں سے قومیں بن جاتی ہیں۔ پس انسان کی ہستی بڑی ندی کی مانند ہے اور ظاہر ہے کہ باپ سے بڑے باپ تک لیکر اگر ہم بنی آدم کے سارے سلسلہ پر نگاہ کریں تو آخر کو اُس ندی کے سرچشمہ پر پہنچنا پڑیگا اگر صاف پوچھو تو ہم اُس پہلے مرد تک پہنچینگے جو باقی ساری خلق اللہ کے ہست ہونیکا سبب ہوا ہے۔ پس دیکھو کہ اگرچہ ہم کو اس بات کی دلی پہچان نہیں ہے کہ ہم آدم کے اصلی گناہ کی تقصیر سے نسبت رکھتے ہیں تو بھی اس بابت ہم میں دلی پہچان بیشک موجود ہے کہ ہم اپنی جسمانی اور روحانی ہستی کو اپنے خاص ماباپ سے مشتق کئے گئے ہیں کیونکہ ہمارے ماباپ کے سوا نہ ہماری جسمانی ہستی ہوتی اور نہ روحانی۔ پس یقین ہے کہ حقیقت میں ہم فقط پہلے مرد کے اصلی جسم اور روح کی ترقی ہیں جس مرد کا نام ہماری آگاہی کے لئے الہٰی الہام سے آدم دکھلایا گیا ہے پس یہاں سارے آدمیوں کی یکتائی کامل ناقابل شکست آدم کی ذات کے ساتھ ثابت ہوتی ہے۔

دوسرے یہہ کہ عام لوگوں کے فخر اور شیخی کے برخلاف ہم بیگناہ حالت میں نہیں پیدا ہوتے اس بات سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ ہماری جسمانی اور روحانی ہستی آدم سے نکلی ہے مگر اُس شخص کے گناہ کرنے اور گناہ کی تاثیروں میں گرفتار ہونے کے پہلے نہیں بلکہ اُس کے پیچھے۔ پس ہم بیگناہ اور پاک اور ناقابل سزا آدم کی جسمانی اور روحانی ہستی کی ترقی نہیں ہیں بلکہ آدم کی خطاکار اور ناپاک اور ملعون ہستی کی ترقی ہیں۔ اور یہہ حقیقت پوری صفائی کے ساتھ لکھیں تو اس بات سے کم اور زیادہ نہیں ہے کہ جس انسانیت نے باغ عدن میں خدا کا گناہ کیا اُسی انسانیت کے ہم حقیقی اور ذاتی حصہ ہیں۔ اس خوفناک حقیقت سے چاہے ہم واقف ہوں یا ناواقف تو بھی جیسی کی ہے ویسی ہی رہجاتی ہے۔ اور اپنی خلقی حالت میں اُس سے واقف نہ ہونے کے سبب رحیم خدا ہمکو اس بات سے ہوشیار کرنے کے لئے کہ خطرہ میں گرفتار ہوکر الہٰی شفیع کے محتاج ہیں اپنی مقدس کتابوں میں جتاتا ہے کہ میں اصلی گناہ کو تم پر تمہارے خاص کئے ہوئے گناہ کی مانند گنتا ہوں بلکہ اُس کے سبب میرا سچا فتویٰ تم پر قایم ہے۔ پس ہر ایک ذی فہم جو سیدھے دل سے اس مقدمہ کی دریافت کرے یقیناً قایل ہوگا کہ بالکل ناممکن ہے کہ یہہ مسئلہ بدلنے کے قابل ہو۔ اور آدمی کا حال کتب مقدسہ کے اظہار کے ساتھ پوری موافقت رکھتا ہے۔ باقی آئندہ

منقولات

بقیہ۔ اچھا گڑریا

۲- سارے سچے مسیحی اُسکی بھیڑیں ہیں۔ اب ہم کچھ تھوڑا سا اُسکی بھیڑونکا بھی ذکر کرتے ہیں۔ یہاں ایک سوال لازم آتا ہے کہ اُسکی بھیڑیں کون ہیں۔ ہمارا خداوند آپ ہی جواب دیتا ہے کہ میری بھیڑیں وے ہیں جو میری آواز سُنتی ہیں +

اب ہم تھوڑی دیر دنیا کے گڑریوں کو دیکھیں کہ وے کسطرح اپنی بھیڑوں کے ساتھ ہو لیتے اور بھیڑیں کسطرح اُنکی آواز پہچان جاتی ہیں۔ جنہے گڑرئے کو جنگل میں دیکھا اور اُسکی متفرق بولیوں کو بھی اپنے کانوں سے سنا۔ جب گڑریا کسی بھٹکی ہوئی بھیڑ کو بولاتا یا اِدھر یا اُدھر کے جانے سے روکتا یا آگے بڑھنے کے لئے اُسکو کچھ کہتا تو اسوقت وہ اُسکے ساتھ ایسی بولی بولتا کہ بھیڑ جلدی سے سمجھ کے اُسکی فرمانبردار ہو جاتی ہے۔ بھیڑوں کے سوا کوئی آدمی اُن بولیوں کو نہیں سمجھ سکتا ہے۔ اگرچہ سمجھتے ہیں تو گڑرئے لوگ سمجھتے ہیں۔ وہ ہر ایک بات کے لئے جدا جدا الفاظ بولتا ہے اور جب وہ بولتا ہے تو بھیڑیں جلدی اُسکی آواز کو پہچان جاتی اور اُس کے تابع ہو جاتی ہیں۔ وے عام لوگوں کی بولیاں نہیں سمجھ سکتی ہیں کیونکہ وے نہیں جانتی ہیں + اسیطرح ٹھیک ٹھیک یہہ تمثیل مسیحیوں کے حق میں بھی درست ہے اور نہایت موزون ہے جو کوئی آدمی مسیح پر ایمان رکھتا اور اُسکے گلہ کا ہے تو وہ بالکل اپنے مالک کی آواز پہچانتا اور اُسے مانتا ہے۔ وہ صرف ایک یا دو باتوں میں یا کبھی کبھی نہیں لیکن مقدور بھر اُسکا فرمانبردار ہے۔ مسیح کی سچی بھیڑ دوسروں کی آواز کبھی نہیں سنتی اور نہ دوسروں کے پیچھے جاتی ہیں جیسے بھیڑ اپنے گڑرئے کے سوا غیر آدمی کو دیکھکر بھاگ جاتی اسیطرح سچا مسیحی غیروں کی صحبت اور اُنکی تعلیم سے دور بھاگتا ہے اُسکے نزدیک دوسرے کی تعلیم ایسی ہے جیسی آدمی کے نزدیک کسی جنگل کے جانوروں کی آواز ہے۔ بیشک مسیح کی بھیڑیں بیگانوں کے آواز ایسے جانتی ہیں جیسے کوئی جنگلی کتا بیگانے پر بھونکتا ہے۔ یہہ ضرور ہے کہ ہم دوسروں کی طرف تاکیں کہ مسیح کی بھیڑیں کون کون ہیں اور دوسروں کے کاموں کو دیکھیں لیکن ہم آپ ہی اپنے لئے تجربہ کریں کہ ہم مسیح کی بھیڑوں میں سے ہیں۔ اگر ہم بیگانوں کی آواز نہیں پہچانتے اور ایسے بھاگتے ہیں تو ہم اُسکی بھیڑوں میں سے ہیں۔ اگر ہم غیروں کی سُنتے اور مسیح کے حکم کو مقدور بھر نہیں مانتے بلکہ اُسکے دشمنوں کی پیروی کرتے ہیں تو ہم اُسکی بھیڑیں نہیں۔ اگر ہم شیطانی کاموں میں شریک ہیں اور بد عادت اور بُری خصلت کے پیرو ہیں تو ہم مسیح کی بھیڑوں میں سے نہیں ہیں اس صورت سے ہم جان سکتے ہیں کہ ہم مسیح کی بھیڑیں ہیں یا نہیں +

مبارک وے ہیں جو مسیح پر ایمان رکھتے اور اُس کے گلہ میں شریک ہیں کیونکہ کوئی دنیاوی قدرت ہمکو اُسکے ہاتھوں سے نہیں چھوڑا سکتی ہے۔ مبارک وے لوگ جنکا نام برہ کی کتاب میں درج ہے۔ مبارک وے جو اُسکے وسیلہ سے حیات ابدی اور جلال سرمدی کے وارث ہونگے۔ کاش کہ جو سب سُنتے ہیں مسیح کی بھیڑ نہیں سے ہو ویں۔ فقط

مراسلات

بمبئی
اور
کسبیاں

جناب اڈیٹر صاحب نور افشاں

تسلیم و نیاز۔ ازراہ عنایت اپنے اخبار کے کسی گوشہ میں جگہہ دیکر نیاز مند کو مرہون منت فرمائیگا +

ہم نہایت افسوس کرتے ہیں کہ بمبئی میں اسقدر کسبیاں جمع ہو گئی ہیں جنکی کچھہ انتہا نہیں۔ یہہ بات سب پر ظاہر ہے کہ اس فرقہ کی بدولت کتنے گھر تباہ ہو گئے کتنے ایک جوان لب گور تک پہونچ گئے۔ کتنے ایک والدین کے جگر اپنے فرزندوں کی وحشیانہ حرکتوں کے سبب پھٹ گئے کتنے ایک جوان ایسی علت سے ترقی و علم تہذیب الاخلاق سے رک گئے۔ بمبئی آج کل ایسا شہر بن گیا ہے کہ جدھر مزہ اوڑانے کے لئے بد سامان کثرت مہیا ہوا ہے جس سے جوانوں کی اصلی طبیعت جوش کھاتی ہے اور بلا کسی تردد کے دائمی عذاب کے گڑھے میں گر جاتے ہیں +

فی الحال بمبئی میں اٹلی۔ ترکی۔ جارجیہ اور ہندوستان کے ہر ایک حصہ کی کسبیاں کثرت سے جمع ہوئی ہیں اور ایسی موقعوں پر رہا کرتی ہیں جدھر لوگوں کی آمد و رفت کثرت سے ہوا کرتی ہے۔ بے انتہا افسوس کی بات یہہ ہے کہ جب کسی شخص کو نفیس اور عمدہ پوشاک پہنے ہوئے دیکھہ پاتی ہیں تو بلا تردد لعنور اُسکے ہاتھہ پکڑتی ہیں یا کندھے سے کندھا ملاکے چلی جاتی ہیں۔ پس ایسی

نا مشروع حرکتوں سے بھر گئی ہوئی بد قوت کو زیر کرنا گو غیر ممکن تو نہیں مگر سخت دشوار ہے +

اکبر بادشاہ کسبیوں کا سخت مخالف تھا جب کہ دہلی میں تمام ہندوستان سے کسبیاں کثرت سے جمع ہوگئیں۔ اُسنے یہہ تدبیر نکالی کہ تمام کو شہر کے باہر نکال کے ایک جگہہ آباد کیں اور اُس محلہ کا نام شیطان پورہ رکھا۔ وہاں داروغے اور محافظ بھی مقرر کئے اِسلئے کہ جو کوئی اُن کے پاس جانا چاہتا اُسکا نام اور نسب اور عہدہ لکھ لیا کرتے تھے۔ اکبر یہہ بھی کیا کرتا تھا کہ مشہور کسبیوں کو خفیہ بُلا کے پوچھا کرتا تھا کہ تمہاری زندگی کس نے خاک میں ملا دی وہ جس امیر کا نام لیتیں اکبر اُس امیر کو سخت سزا دیا کرتا تھا۔ عیسائی مذہب کے پیارے پادری نوٹن صاحب اور مس اسمتھ صاحبہ اکثر وقت اُن کے گھر جایا کرتی ہیں اور اُنکی بوسیدہ اور سڑی ہوئی روح میں زندگی کے لفظ پہونچاتی ہیں +

ہم نہایت ناراض ہیں کہ ہماری گورنمنٹ نے اُنکو بے انتہا آزادی دی ہے آزادی بھی بہانہ تنگ کہ اُن کے ہاتھ میں ننگی دو دھاری تیز تلوار دی ہے جس سے وہ کٹ کٹ کے مرتی ہیں اور گورنمنٹ اُنکی جانب مطلق خیال نہیں کرتی فقط

راقم

ہمدرد۔ از بمبئی گرانٹ روڈ

اخبارات مُلکی و ولایتی

کابل۔ خدا اندر خان نے سامان رسد کا غزنی سے کابل میں پہونچانا بند کر دیا ہے جو سرداران جلال آباد میں مقیم ہیں اُنکا مال و اسباب سردار یعقوب خان نے نیلام کر دیا جنرل راتبس صاحب معہ اپنے ہیڈکوارٹر قلعہ کورم میں ۱۲ ماہ حال کو واپس آگئے +

سپاہ اب مقام تھل سے پیوار کوتل کو شرکیں جانب راست و چپ تیار کر رہی ہے۔ جب برف گل جائیگی تو شرکیں علی خیل اور روکیان کو جائینگی شتر گردان پر ایک فٹ برف پڑی ہے۔ ملک کورم کے قریب حالت امن و امان ہے اور سپاہ کی صحت عمدہ ہے۔ بہت سے ملکان ننگل سرحد اخوت سے کابل کو گئے ہیں تاکہ سردار یعقوب خان سے ملاقات کریں اور احکام کی درخواست پیش کریں +

تیراہ سے پیوار کوتل میں ایک شخص آیا ہے وہ بیان کرتا ہے کہ میں تیراہ میں موجود تھا۔ افریدیوں کے ۱۴۰ آدمی اس جنگ میں مارے گئے۔ اور ملک صالح و موچل اور ایک قاضی اور اسکا پسر منجملہ قیدیان کے ہیں اور وے سرکاری کمپ میں لائے گئے ہیں +

جلال آباد میں سردار ولی محمد خان برادر امیر کابل ۱۶ ماہ حال کو داخل ہوگیا ہے +

قندھار پسران سردار خوشدل خان قندھار میں واپس آگئے ہیں اور گھاٹی ارغستان میں جنگی گشت مع ہا ہے۔ سامان رسد خاطر خواہ موجود ہے۔ اور موسم پھر زیادہ خنک ہوگیا ہے +

گھاٹی کورم سے خبر آئی ہے کہ جنرل راتبس صاحب نے جو ایک خاص کار سپانڈنٹ اخبار اسٹانڈرڈ کو کمپ گاہ کورم سے علیحدہ کیا تو بموجب ہدایت گورنمنٹ ہند عمل کیا ہے +

گورنمنٹ انگلنڈ نے گورنمنٹ ہند کا شکریہ ادا کیا ہے کہ گورنمنٹ ہند نے سپاہ امدادی مہم کیپ گڈ ہوپ کے لئے روانہ کرنی چاہی اور خوشی ظاہر کی ہے کہ ہندوستان امداد دینے کو طیار ہے اور امداد کی قابلیت رکھتا ہے اور لکھا ہے کہ فی الحال کوئی ضرورت امداد کی ہندوستان سے نہیں ہے +

یہہ بات بڑی خوشی کی ہے اور اُس سے ہندوستان کا وقر تمام یورپ میں ہوگا +

بادشاہ خان سردار قوم غلزئی جو مقام علی خیل میں ہماری طرف آگیا تھا اُسے یعقوبخان نے اپنا وزیر مقرر کیا ہے +

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یعقوب خان اقوام غلزئی کو اپنی طرف کرنیکی کوشش کر رہا ہے اگرچہ اقوام مذکور کا واقعی فایدہ یہی ہے کہ وہ ہماری مطابعت سرکار میں رہے +

شیر علیخان اخبار فرینڈ آف انڈیا مسوری خبر رساں ہے کہ امیر شیر علیخان کابل سے فرار ہونے پر تیس لاکھ روپیہ اپنے ساتھ لیگیا +

علی مسجد اور جلال آباد و ڈھاکہ میں چھ چھ ماہ کے لئے خوراک ہماری فوج کے واسطے موجود ہے اور دو ماہ کے واسطے جمرود میں مہیا ہوگئی ہے +

حملہ سیول و ملیٹری گزٹ میں لکھا ہے کہ اغلب ہے کہ ایک بھاری حملہ ملک وزیری پر بانتقام اُس حملہ کے کیا جاویگا جو وزیریوں نے حال میں شہر ٹانک پر کیا تھا۔ اس موقع پر جرل کینبس صاحب کمان افسر سپاہ ہونگے +

فوج روس خبر آئی ہے کہ روسی اپنی فوجیں ملک آرمینیا سے ایران کی طرف بھیج رہے ہیں چنانچہ فارس اور اُلٹی اور باطوم میں صرف پانچ پانچ سو سپاہی روسی رہگئے ہیں اور مقامات مذکورہ سے سامان جنگ اور رسد وغیرہ بھی ہر روز ایران کی طرف چلا جاتا ہے +

پنجشنبہ خبر ہے کہ حضور ویسرائے بہادر مارچ کے پہلے ہفتہ میں لاہور کو پھر تشریف لیجائینگے +

روم گورنمنٹ روم کے چند جنگی جہاز خلیج فارس کے اوپر کے حصہ میں قزاقی کے انسداد کے لئے روانہ ہوئے ہیں +

خیبر — درے خیبر میں ہر طرح سے امن امان ہے اور بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ پندرہ روز سے وہاں ایک بھی بندوق فیر نہیں ہوئی +

جہاز سنا گیا ہے کہ لنڈن سے ایک دخانی جہاز کی کمپنی کے ایجنٹوں کے پاس بمبئی میں یہہ خبر بذریعہ تار برقی کے آئی ہے کہ یہہ امر تحقیق ہے کہ بمبئی سے کیپ گڈ ہوپ کیطرف فوج روانہ کیجائیگی +

اخبارات تار برقی

گلستان کریز ۱۸ فروری — جس وقت کل جنرل بڈلف معہ ایک مختصر فوج کے اُس مُلک کے ملاحظہ کے واسطے روانہ ہوئے تھے جو دریائے ہلمند اور ارغنداب کے اتصال پر واقع ہے تو ایک افغان نے ایک لمبا خنجر کھینچکر کپتان بروم متعلقہ دوسری نجاب کیولری کے قتل کا ارادہ کیا۔ منصور خان نے جو صاحب موصوف کا ہتجانی عہدہ دار تھا عین وقت پر اُنکو خبردار کر دیا اور اس کے بعد قاتل بہت جلد گرفتار کر لیا گیا۔ دوست محمد خان جو قوم الا زئی کا بڑا سردار ہے ابھی کرنل براؤنڈ کے پاس آیا ہے وہ ہمکو مدد دینے اور ہمارے ساتھ رفاقت کرنیکے بہت سے وعدے کرتا ہے لیکن ظاہرا وہ موقع کا منتظر معلوم ہوتا ہے +

اسکندریہ ۱۸ فروری — جو عہدہ دار برخاست کر دئے گئے ہیں اُنہوں نے مسلح ہو کر آج ایک مجمع کیا اور بقایا تنخواہ کا تقاضا کیا اسمیں کونسل وزرا کا پریسیڈنٹ زخمی ہوا اور سٹر ریورس ولسن کی توہین کی گئی۔ جنگی فوج نے ہنگامہ کرنے والوں کو منتشر کر دیا +

لنڈن ۱۹ فروری — ہوس آف کامنس میں کل شب کو سر چارلیس ڈلک نے اِس مضمون کے ایک رزولیوشن کی تحریک کرنیکی اطلاع دی کہ افغانستان کی لڑائی نامناسب تھی +

منڈالی براہ رنگون ۲۰ فروری — خاندان تھیوس میکرا کے شاہزادے معہ اپنے رشتہ داروں کے جنمیں شاہزادہ نیونگیان کے رشتہ دار بھی شامل تھے اور ۶۰ مرد اور عورتیں تھیں قتل کئے گئے۔ معتبر خبروں سے معلوم ہوا کہ اُسکا الزام صرف بادشاہ پر ہے جس نے نئے وزیروں کی ہدایت سے یہہ کام کیا تھا۔ بادشاہ تھیبا بالکل آدمیوں کے ہاتھ میں ہے اب اس معاملہ کو خفیف سمجھنا مناسب نہ ہوگا۔ اگر گورنمنٹ انگریزی سختی کے ساتھ اِس بادشاہ تخت نشین کو منسوخ نکریگی تو اُسکا ایسا کرنا کچھ موثر نہ ہوگا +

وزرائے سابق اِس سے خوش ہونگے وہ بادشاہ اور نئے وزیروں کے مقابلہ کرنیکی طاقت رکھتے ہیں۔ رعایا گورنمنٹ انگریزی کی دست اندازی کی خواہاں ہے +

رنگون ۲۰ فروری — یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ شاہ برہما نے تمام شاہزادوں اور اُن کے عیال و اطفال کو قتل کر ڈالا ہے۔ یہہ بھی خبر مشہور ہے کہ اُسنے نئے وزیروں کو علیحدہ کر دیا ہے اور وزرائے سابق کو پھر بحال کیا ہے +

لنڈن ۲۰ فروری — ۷ ماہ حال کو اخبار ٹائمز کے آرٹیکل میں جو ہندوستانی فوج کا ذکر تھا اُس سے مراد خاصکر ہندوستانی راجاؤں کی فوج سے تھی +

اسکندریہ ۲۰ فروری — کونسل وزرا کے پریسیڈنٹ نے اپنے عہدہ سے استعفا دیدیا ہے +

قندھار براہ گلستان کریز ۲۱ فروری — پشین کے مقام پر افواج ہندوستان کو واپس ہونیکی غرض سے جمع ہو رہی ہے۔ جنرل سٹوارٹ صاحب جنوبی افغانستان کے پولیٹیکل اور ملٹری کمان پر رہینگے۔ ۱۲ ماہ حال کو ارغستان کی گھاٹی کے سپاہ سراغ رسان پر تقریباً تیس جوشی آدمیوں نے حملہ کیا جنمیں سے بہت مارے گئے اور کچھ زخمی ہوئے۔ ہماری طرف سے کچھ نقصان نہیں ہوا۔ دشمنوں میں سے مرنے سے پیشتر ایک شخص کا یہہ ظاہر کرنا کہ وہ اشخاص طلایچ میں سے تھا مشتبہ معلوم ہوتا ہے۔ تمام فوج طلحہ جمع ہو رہی ہے +

چہارم شاہی توپخانہ کی فوج معہ ایک دستہ نیٹو انفنٹری براہ تطع و بولن ہندوستان کو روانہ ہوئی ہیں۔ برگیڈیر جنرل آرباتھ ناٹ صاحب معہ سٹاف کرنل ٹرانڈر اور لین صاحبان سر جن میجر ریڈ صاحب جنرل بر مروز صاحب کے ہمراہ ہندوستان کو روانہ ہوئے۔ قلات غلزئی کے مقام پر باوجودیکہ موسم خراب ہے مگر صحت نہایت اعلی درجہ کی ہے۔ اُنشوں کی ایک فوج اُنکو واپس لانیکی غرض سے روانہ کی گئی ہے۔ بارش یہاں بہت کثرت سے ہوئی صحت اچھی ہے +

برلن ۱۹ فروری — پارلیمنٹ جرمنی نے اتفاق رائے سے گورنمنٹ کی اِس تجویز کو مسترد کر دیا ہے کہ دو مجروح عہدہ داران کی جو واپس آگئے ہیں تحقیقات کیجائے +

لنڈن ۲۰ فروری — جو خبریں حال میں کیپ سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ ۲۴ ماہ گذشتہ کو چار ہزار زلو کی ایک فوج نے انگریزی فوج کے ایک گروہ پر جو کرنل ایولین ورڈ کے تحت میں تھا اور ضلع اٹرجٹ وکیرا سٹروم سے متعلق تھا حملہ کیا اِس لڑائی میں آخر کار ہماری فوج کو فتح حاصل ہوئی اور نقصان خفیف ہوا۔ دشمن کی فوج بالکل منتشر کر دی گئی۔

کرنل ورڈ اب اٹرجٹ کی جانب ہٹتے جاتے ہیں۔



لیمپ کے واسطے پہلا گروہ فوج کا بطور امداد کے روانہ ہوگیا ہے +

یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ لارڈ نپیر آف مگڈالا لنڈن میں صرف پارلیمنٹ میں شریک ہونے کی غرض سے آئے ہیں +

آج صبح کے اخبار ٹائمیز نے پھر ایک آرٹیکل میں ہندوستانی راجاؤں کی فوجوں کی تخفیف کی رائے دی ہے اور وہ بیان کرتا ہے کہ یہہ فوجیں ضرورت سے بالکل زیادہ ہیں - آرٹیکل مذکور کے بموجب ایک خاطر خواہ سرحد کے ہاتھ آجانے سے اس قسم کی تدبیر کا عمل میں لانا واجب معلوم ہوتا ہے +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۰ فروری - یہہ بیان کیا جاتا ہے کہ جنرل کافمین گورنر جنرل ترکستان کو یہہ ہدایت کردی گئی ہے کہ جو تجویزیں امیر شیر علی کے پاس سے آویں ان سبکو نامنظور کرنا چاہئے +

لنڈن ۲۱ فروری - افواج کے خرچ کا تخمینہ آج شایع ہوا ہے جس سے معلوم ہوا کہ پندرہ کروڑ باسٹھ لاکھ پچاس ہزار روپیہ کا خرچ ہے - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ بہ نسبت سال گذشتہ کے دو کروڑ پانچ لاکھ باسٹھ ہزار پانچسو روپیہ کی خرچ میں کمی ہوئی +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۱ فروری - حال کی خبروں سے جو وباشدہ صوبجات سے آئی ہیں اُنسے معلوم ہوتا ہے کہ اب وبا کا زور کم ہوتا جاتا ہے +

لنڈن ۲۲ فروری - سرکاری کاغذات سے جو کیپ ٹون سے آئے اُنسے معلوم ہوا کہ انگریزی فوج اپنی حفاظت کے واسطے تجویز کر رہی ہے کرنل پیرسن صاحب کی فوج نے مقام ایکوئی میں مورچہ بندی کر لی ہے +

لارڈ چامفورڈ اور اسکا اسٹاف بھی وہاں جائیگا وہاں کی تمام دیسی پلٹنوں کو موقوف کیا جائیگا +

سینٹ پیٹرزبرگ ۲۳ فروری - خبر ہے کہ امیر شیر علی کے ہمراہی انکی زندگی سے مایوس ہوگئے ہیں کیونکہ امیر شیر علی کو ایک سخت مرض جسکو گوشت خورا کہتے ہیں لاحق ہوگیا ہے +

خرکوف کے گورنر جنرل پر ایک شخص نے بندوق چلائی جسکے صدمہ سے وہ زخمی ہوگیا +

قسطنطنیہ ۲۳ فروری - پارلیمنٹ بلگیریہ نے مقام ترنوا میں اجلاس فرمایا +

لنڈن ۲۴ فروری - کرنل اسٹینلی سکرٹری سٹیٹ صیغہ جنگ حضور قیصر ہند کی طرف سے مقرر ہوئے ہیں تاکہ کیپ گڈ ہوپ کے کمانڈر انچیف کو آگاہ کریں کہ اگرچہ ہمکو اُس حادثہ کے سبب سے جو وہاں وقوع میں آیا ہے بڑا افسوس ہے لیکن توبھی ہم آپ پر بھروسہ کلی رکھتے ہیں +

کلکتہ ۲۴ فروری - انگلش ریزیڈنٹ کو جو شہر منڈالی میں مقرر ہے اُسکو گورنمنٹ ہند کی طرف سے حکم ہوا ہے کہ تم شاہ برہما کو جتلادو کہ سابق بادشاہ کے رشتہ داروں کا قتل ہونا گورنمنٹ ہند کو نہایت ہی ناگوار ہے - اور ریزیڈنٹ کے نام یہہ بھی حکم گیا ہے کہ حتی المقدور قیدیوں کی رہائی کے باب میں کوشش کرنی چاہیے +

بمبئی ۲۴ فروری - جو کہ سر چارلیس ڈلک کی رائے پارلیمنٹ کے سامنے پیش ہوئی تھی وہ جنگ افغانستان کی بابت نہیں بلکہ فرقہ زولو کی بابت تھی +

لنڈن ۲۴ فروری - سکرٹری آف سٹیٹ صیغہ جنگ نے پارلیمنٹ میں ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ ابتک یہہ تجویز نہیں ہوئی کہ مہاراجہ کشمیر مقام چترال میں جو کوہ ہندوکش میں واقع ہے جنگ کرنے اور حدود کی تبدیلیوں میں مدد دیوے +

تازہ خبریں

منڈالی سے خبر آئی ہے کہ بادشاہ حال نے حسب الحکم ریزیڈنٹ کے خونریزی کو بند کردیا ہے - شاہی خاندان کے دو تین شخص جان سے بچ گئے ہیں اور بعض بعض کو رہائی ملی ہے +

رنگون سے جو گارد حفاظت کیواسطے منڈالی میں روانہ کیا گیا تھا وہ ۲۲ فروری کو وہاں پہونچ گیا ہے تو بھی بادشاہ کے ظلم سے وہاں کے باشندے نہایت خوف کھا رہے ہیں +

درازان میں پلٹن نمبر ۵ نے وزیریوں کو جنکی تعداد چارسو اُسوقت وہاں موجود تھی قید کرلیا ہے اور انکو پشاور کی طرف روانہ کیا گیا ہے +

اس خبر سے معلوم ہوتا ہے کہ سرکار وزیریوں سے اس حملہ کا عوض لینا چاہتی ہے جو انہوں نے شہر ٹانک پر کیا تھا +

یونیورسٹی کلکتہ کے امتحان بی - اے کا نتیجہ مشتہر کیا گیا ہے صرف دس آدمی اول ڈویزن میں اور تیئیس ۲۳ دوسرے ڈویزن میں اور اٹھاون تیسرے ڈویزن میں پاس ہوئے ہیں شمالی اضلاع میں اس سال بیس آدمی اس امتحان میں پاس ہوئے یعنے دو پہلے ڈویزن میں اور دو دوسرے ڈویزن میں اور سولہ تیسرے ڈویزن میں سیتارام کا نام جو کیننگ کالج لکھنؤ کا ایک طالب علم ہے بی - اے کی فہرست میں سب سے اول ہے یعنے وہ ڈویزن میں سب سے اول رہا ہے اور لاہور کالج کا ایک طالب علم چھٹے درجہ پر ہے +

جنگہائے یورپ اگر تمام جنگوں اور لڑائیوں کا

حساب کیا جاوے تو جتنے آدمی جنگ میں مقتول ہوئے ہیں

اُنپر فی مقتول دس ہزار روپیہ خرچ ہوتا رہا +

جنگ کریمیا ..... ۷۵ جانیں تلف ہوئیں +

جنگ اٹلی میں ..... ۴۵ "

جنگ مکسیکو میں ..... ۶۵ "

جنگ فرانس اور پروشیا میں ..... ۲۱۵ "

جنگ ہولسٹین میں ..... ۳۰۰ "

جنگ روس و روم میں ..... ۶۰ "

جنگ امریکن میں ..... ۸۰ "

میزان کل ..... ۲۵۴۰ کروڑ -

جنگ کریمیا پر ..... ۳۰۴ ارب روپیہ خرچ ہوا

جنگ اٹلی پر ..... ۶۰ کروڑ روپیہ خرچ ہوا -

جنگ امریکہ پر ..... ۱۴۸۰ ارب -

جنگ ہولسٹین پر ..... ۷ کروڑ -

جنگ پروشیا پر ..... ۶۶ کروڑ -

جنگ فرانس و پروشیا پر ..... ۵۰ کروڑ -

جنگ مہم مکسیکو پر ..... ۴۰ کروڑ -

جنگ روم و روس پر ..... ۲۵ ارب "

میزان کل ..... ۲۷۴۲ ارب "

جنگ کابل کا ابھی خاتمہ نہ سمجھنا چاہئے کابل میں مقابلہ کرنیکی تیاری ہو رہی ہے +

یعقوب خان نے سردار محمد خان کی جائداد کو ضبط کرلیا ہے - اور اُنکا خاندان بالا حصار میں قید ہے غالباً سردار موصوف کے بیٹے قتل کئے جاینگے +

کرنال میں ۵ تاریخ بارش ہوئی - جس سے فصل کو فایدہ ہوا +

دلہوزی پر برف پڑی اور پٹھانکوٹ میں بارش ہوئی +

سہارنپور سے خبر آئی ہے کہ ہفتہ حال میں یہاں پر زراعت کے لایق بارش ہوگئی ہے +

بجنور سے خبر پہونچی ہے کہ خاطر خواہ بارش ہوئی زراعت کو مفید ہے +

انبالہ سے سرہند تک متوسط درجہ کی بارش ہوگئی +

روہیلکھنڈ کے تمام علاقہ میں عمدہ بارش ہوئی فصل کے آثار اچھے ہیں +

مدراس احاطہ میں فصل کٹ چکی ہے اور غلہ کی پیداوار اطمینان کے لایق ہے +

لودیانہ

سردی کا بازار اب سرد ہوا جاتا ہے اور گرمی گرما گرمی کے ساتھ شروع ہونے لگی ہے افسوس کہ فصل حال کے واسطے ایک روز بھی بارش نہ ہوئی قرب و جوار کی زراعت خشک ہوتی جاتی ہے اور غلہ روز بروز گراں ہوتا چلا جاتا ہے +

آجکل اس شہر میں غلہ کے صدہا بیوپاری خریداری کے واسطے آئے ہوئے ہیں اور خرید کر روانہ کرتے جاتے ہیں - غریب غربا کی حالت نہایت ہی ابتری کو پہونچ گئی ہے کیونکہ اس گرانی میں عام لوگوں کیواسطے کمائی کا کوئی بھی صیغہ نہیں ہے +

ہمنے لکھا تھا کہ اگر منیوسپل کمیٹی کی حد بڑھائی جاوے تو بہت سا فایدہ منیوسپل کمیٹی کو ہوگا اب مکرر ہم لکھتے ہیں کہ اگر منیوسپل کمیٹی کی حد کو وسعت دیجاوے تو ہزاروں روپیہ کا فایدہ ہوگا اور اُس فایدہ سے غریبوں کیواسطے کوئی کام سرکاری بطور امداد کے جاری ہوسکتا ہے - اگر ممبران منیوسپل کمیٹی توجہ کریں تو ممکن ہے کہ غریبوں کے لئے کوئی کام نکل آوے +

ہمنے سنا ہے کہ آجکل اکثر شہر کے لوگ یہاں کے تحصیلدار صاحب کی بدکلامی کی بابت شاکی ہیں - اگر یہہ بات سچ ہو تو جائے افسوس ہے کیونکہ آجکل زمانہ ایسا ہے کہ جسمیں تمام رعایا برایا کے منہہ اور رویہ سے تہذیب ٹپکتی ہے اور اکثر لوگ بدخلق و ترش رو سے متنفر ہوتے جاتے ہیں اسواسطے انسان کو چاہئے کہ تہذیب اور اخلاق کو ہاتھہ سے نہ دیوے اور اگر حکام وقت ایسا رویہ اختیار کریں جو جسکے لئے تہذیب کا مانع ہو تو منشاء گورنمنٹ انگریزی میں جسکے واسطے کروڑوں روپیہ سرکار نے خرچ کیا ہے خلل آجائیگا - اگر تحصیلدار صاحب ہمارے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سے جو اعلیٰ و ادنیٰ کو اپنے حسن و اخلاق سے خوش رکھتے ہیں کچھ سیکھ لیں تو نہایت ہی مناسب ہے +

اشتہار خطوط بنام جوانان ہند

شایقین کتب دین عیسوی کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ خطوط بنام جوانان ہند جو پہلے الگ الگ حصوں میں چھپکر شایع ہوئے تھے اب وے سب بطور ایک کتاب کے چھاپکر ایک جلد میں مرتب کئے گئے ہیں اور نہایت صفائی کے ساتھہ عمدہ کاغذ پر چھاپے ہیں جس صاحب کو درکار ہوں مندرجہ ذیل قیمت بھیجکر صاحب مہتمم مشن پریس لودیانہ سے منگالیں مناسب یہہ ہے کہ بہت جلد شایقین اس ذخیرہ بے بہا کو خرید لیں ورنہ یہہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جائیگی پھر ملنا مشکل ہوگا +

تفصیل قیمت بلا محصول

جلد پارچہ دار جسپر سنہرے حرفوں سے کتاب کا نام درج ہے -	۸ر
جلد سنگف کور -	۴ر
بلا جلد جسپر صرف سرورق ہے -	۳ر

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا